۵۔ شیواجی مہاراج کی تعلیم

شیواجی مہاراج کی تعلیم کا آغاز : شاہ جی راجے خود سنسکرت زبان کے ماہر تھے۔ بنگلور کے دربار میں زبان اور فنونِ لطیفہ کے کئی ماہرینِ زبان کو اُن کی سرپرستی حاصل تھی۔ شیواجی مہاراج کے لیے اُنھوں نے قابل اساتذہ کو مقرر کیا تھا۔ وہاں عمر کا ساتواں سال پورا ہونے پر شیواجی مہاراج کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ تھوڑے ہی عرصے میں شیواجی مہاراج نے لکھنے پڑھنے میں مہارت حاصل کر لی۔ رامائن، مہابھارت اور بھگوت گیتا کے واقعات وہ خود پڑھنے لگے۔ شاہ جی راجے نے شیواجی مہاراج کو فنونِ جنگ کی تربیت دینے کے لیے بعض اساتذہ کو مقرر کیا تھا۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کو گھڑسواری، کُشتی، ڈانڈ پٹّہ گھُمانا اور تلوار بازی کا فن سکھانا شروع کیا۔ اس طرح بارہ سال کی عمر تک شیواجی مہاراج مختلف علوم وفنون سے واقف ہو گئے۔

جلد ہی عادل شاہ نے شاہ جی راجے کو کرناٹک کے نائیکوں کی حکومت فتح کرنے کے لیے بھیجا۔ اس مہم پر روانہ ہونے سے پہلے شاہ جی راجے نے جیجابائی اور شیواجی مہاراج کو اپنی پونہ کی جاگیر میں روانہ کیا۔ ان کے ساتھ شاہ جی راجے نے ہاتھی، گھوڑے، پیدل دستہ، پرچم اور خزانے کے علاوہ معتمد وزیر، بہادر فوجیوں اور مشہور اساتذہ کو بھی روانہ کیا۔

پونہ کی کایا پلٹ : جیجابائی اور شیواجی مہاراج پونہ آئے۔ پونہ آتے ہی شیواجی مہاراج کو شیونیری کے قلعے میں گزرا ہوا بچپن یاد آ گیا۔ انھیں پھر سے سہیادری پہاڑی کی

شاہ جی راجے کی زیرِ نگرانی شیواجی مہاراج کی تعلیم

چوٹیاں نظر آنے لگیں۔ یہ سب دیکھ کر انھیں بڑی مسرّت ہوئی۔ اس زمانے میں پونہ اتنا بڑا شہر نہ تھا جیسا کہ آج ہے۔ شاہ جی راجے کے دشمنوں نے یہ گاؤں برباد کرڈالا تھا۔ گھر اور معبد ٹوٹ گئے۔ دشمنوں سے ڈر کر لوگ گاؤں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ کھیت اُجڑ گئے تھے۔ جگہ جگہ جنگل اُگ آئے تھے اور بستی میں بھیڑیے گھومتے رہتے تھے۔ پونہ اس طرح برباد ہو گیا تھا۔

جیجابائی اور شیواجی مہاراج کے پونہ میں قیام کرتے ہی آس پاس کے گاؤں کے لوگوں کی ہمّت بندھی۔ جیجابائی نے انھیں بُلا کر تسلّی دی۔ تب لوگ پونہ میں آکر رہنے لگے۔ کھیتی باڑی پھر سے شروع ہوگئی۔ جیجابائی نے معبدوں کی مرمّت کروادی۔ ان میں صبح و شام عبادت ہونے لگی۔ گاؤں میں چہل پہل ہوگئی اور پونہ کی رونق دوبارہ لوٹ آئی۔

دادا جی کونڈ دیو کا باصلاحیت کردار : جس زمانے میں جیجابائی اور شیواجی مہاراج کرناٹک میں مقیم تھے، دادا جی کونڈ دیو پونہ کی جاگیر کے انتظامات دیکھتے تھے۔ وہ کونڈانا کے صوبے دار بھی تھے۔ وہ بہت ایماندار خادم تھے۔ جس طرح معاملات میں مستعد تھے اسی طرح انصاف پسند بھی تھے۔ اُن کا نظم وضبط سخت تھا۔ وہ اصول پسند تھے۔ اسی زمانے میں شاہ جی راجے کے حکم پر پونہ میں ایک محل تعمیر کیا گیا جس کا نام 'لال محل' تھا۔ دادا جی نے چند برسوں کے لیے مال گزاری معاف کردی تاکہ کاشتکار کھیتوں میں کاشتکاری کریں۔ اس طرح کاشتکاری شروع ہوگئی۔ کاشت کار آوارہ بھیڑیوں کی وجہ سے پریشان تھے۔ دادا جی نے بھیڑیوں کو مارنے کے لیے انعامات کا اعلان کیا جس کی وجہ سے بہت سے بھیڑیے مارے گئے۔ چوریاں بہت ہوتی تھیں۔ ان کو ختم کرنے کے لیے انھوں نے کاشتکاروں کے جتھے بنوائے جو پہرہ دیا کرتے تھے۔ اس طرح چوری کا خاتمہ کیا۔ زمین کی قسم کے لحاظ سے مال گزاری کی شرح مقرر کی۔ ان سارے انتظامات سے عوام بہت خوش ہوئے۔

دادا جی کونڈ دیو اور نظام شاہ کے وزیر ملک عنبر کے زراعتی اصلاح اور محصول کی وصولیابی کے سلسلے میں کیے گئے کام اہم اور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

شیواجی مہاراج کی تعلیم : شیواجی مہاراج پونہ کی جاگیر میں آ گئے لیکن جیجابائی کی زیرِ نگرانی ان کی تعلیم جاری رہی۔ شاہ جی راجے نے بنگلور سے کئی نامور اساتذہ کو شیواجی مہاراج کے ساتھ روانہ کیا تھا۔ انھوں نے شیواجی مہاراج کو کئی علوم وفنون اور زبانیں سکھائیں۔

حکومت کا انتظام بحسن و خوبی کس طرح انجام دیا جائے، دشمن سے جنگ کیسی کی جائے، قلعے کس طرح تعمیر کیے جائیں، گھوڑے اور ہاتھیوں کا معائنہ کیسے کیا جائے، دشمن کے مشکل گزار علاقوں سے کس طرح فرار حاصل کیا جائے، ایسے کئی ہنر سے شیواجی مہاراج متعارف ہوئے۔ جیجابائی شیواجی مہاراج کی تعلیمی ترقی سے بہت خوش تھیں۔

ویر ماتا جیجابائی کی شیواجی مہاراج کو دی ہوئی تعلیمات :

جیجابائی کوئی معمولی خاتون نہیں تھیں۔ وہ لکھوجی راؤ جیسے بلند قامت سردار کی بیٹی اور شاہ جی راجے جیسے دلیر شخص کی بیوی تھیں۔ وہ سیاست اور جنگ کے اصولوں سے بچپن ہی سے واقفیت رکھتی تھیں۔ انھیں جادھو اور بھونسلے ان دو مشہور خاندانوں کی جنگجویانہ روایات حاصل تھیں۔ جیجابائی بہت خوددار اور آزادی کی پرستار تھیں۔ انھیں اس کا تلخ تجربہ تھا کہ مراٹھا سرداروں نے کتنی ہی دلیری کا مظاہرہ کیا ہو، سلاطین کے دربار میں ان سرداروں کی کوئی وقعت نہ تھی۔ نظام شاہ نے بھرے دربار میں ان کے والد کو قتل کروادیا تھا۔ اس کا دُکھ جیجابائی نے جھیلا تھا۔ انھوں نے طے کرلیا تھا کہ ان کا بیٹا 'شیوبا' اس طرح غیروں کی نوکری نہیں کرے گا۔ وہ خود اپنے لوگوں کی حکومت یعنی سوراج قائم کرے گا۔ اسی ارادے کے تحت وہ شیواجی مہاراج کی تربیت کررہی تھیں۔

ماول میں رہنے والوں کو ماولے کہا جاتا تھا۔ ماولے ایماندار، محنتی اور چست و چالاک تھے۔ محنت و مشقت میں کوئی ان کی برابری نہیں کرسکتا تھا۔ لیکن وہ سلاطین کی زیادتی سے تنگ آچکے تھے۔ سلطان کی فوج سے عوام پریشان تھے۔ ان کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ شیواجی مہاراج کے دل میں ان مظلوموں کی مدد کا خیال آیا۔

گھر آکر شیواجی مہاراج اپنی ماں سے اس کا ذکر کرتے۔ جیجابائی ان سے کہتیں، ''شیوبا! بھونسلے خاندان کی بزرگ ہستی شری رام چندر جی تھے۔ انھوں نے ظالم راون کو مار کر عوام کو سُکھی بنایا تھا۔ جادھو خاندان کے بزرگ شری کرشن نے رعایا کو خوش حال بنانے کے لیے ظالم کنس کو مار ڈالا تھا۔ شری رام اور شری کرشن کے خاندان میں تیرا جنم ہوا ہے۔ تو بھی ظالموں کو ختم کرسکتا ہے اور غریب لوگوں کو سُکھی بنا سکتا ہے۔'' یہ نصیحت سُن کر شیواجی مہاراج کے دل میں جوش پیدا ہوا۔ رام، کرشن، بھیم اور ارجن جیسے بہادروں کی کہانیاں انھیں یاد تھیں۔ یہ بہادر لوگ شیواجی مہاراج کے دل و دماغ پر چھائے رہتے تھے۔ وہ سوچتے ان بہادروں نے ناانصافی کے خلاف جیسی لڑائی لڑی ویسے ہی مجھے بھی لڑنا چاہیے۔ انھوں نے برائی کا خاتمہ کیا اسی طرح مجھے بھی کرنا چاہیے۔ انھوں نے لوگوں کو سُکھ پہنچایا مجھے بھی وہ کام کرنا چاہیے۔

شیواجی مہاراج کا نیا دورِ حکومت: اب پونہ کی جاگیر کا انتظام جیجابائی کی رہنمائی میں شیواجی مہاراج کے ہاتھوں میں آگیا۔ شاہ جی راجے نے پہلے ہی اس کی تیاری کر ڈالی تھی۔ شیواجی مہاراج کو بنگلور سے پونہ روانہ کرتے ہوئے انھوں نے سامراج نیل کنٹھ پیشوا، بال کرشن ہنمنتے مُجمدار، مانکوجی دہاتونڈے سرنوبت، رگھوناتھ بلاّر سبنیس، سونو پنت ڈبیر جیسے قابل عہدیداروں کو شیواجی مہاراج کے ساتھ بھیجا

ویرماتا جیجابائی

تاکہ شیواجی مہاراج اپنی جاگیر کا انتظام بہتر طور پر کرسکیں۔ شیواجی مہاراج ان کی مدد سے جاگیر کا کام کاج دیکھنے لگے۔ وہ لوگوں کے دُکھ سُکھ کے معاملات کی جانب متوجّہ ہوئے۔ رعایا پر ظلم کرنے والوں کو سزا ملنے لگی۔ شاہ جی راجے کی جاگیر کی گویا کایا ہی پلٹ رہی تھی۔ ماولوں کو مستقبل میں قائم ہونے والے سوراج کا نمونہ نظر آرہا تھا۔ گویا سوراج کا آفتاب طلوع ہورہا تھا۔

شیواجی مہاراج کی شادی: اس زمانے میں چھوٹی عمر میں شادی کرنے کا رواج تھا۔ جیجابائی نے سوچا کہ ''اب شیوبا کی شادی کردینی چاہیے۔'' شیوبا کے لیے لڑکی کی تلاش شروع

ہوئی۔ ایک لڑکی ان کو پسند آ گئی۔ اس کا نام سئی بائی تھا۔ وہ پھلٹن کے نائیک نمبالکر گھرانے کی لڑکی تھی۔ یہ شادی بڑی دھوم دھام اور شان وشوکت کے ساتھ ہوئی۔

مشق

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) شاہ جی راجے خود .... زبان کے ماہر تھے۔
(سنسکرت ، کنڑ ، تمل)

(ب) ماول میں رہنے والوں کو .... کہا جاتا تھا۔
(کاشتکار ، فوجی ، ماولے)

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) شیواجی مہاراج کی تعلیم کے لیے اساتذہ کا تقرر کس نے اور کہاں کیا؟

(ب) اساتذہ نے شیواجی مہاراج کو کون سے علوم وفنون سکھانے شروع کیے؟

(ج) داداجی کونڈ دیو نے کسانوں کی مال گزاری کیوں معاف کردی؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے :

(الف) پونہ کے حالات کی کایا پلٹ کیسے ہوئی؟

(ب) شیواجی مہاراج کن علوم وفنون میں ماہر ہوئے؟

(ج) جیجابائی نے کیا فیصلہ کیا تھا؟

عملی کام :

(الف) جیجابائی اور شیواجی مہاراج کے درمیان ہونے والے مکالمے کو ڈرامائی انداز میں پیش کیجیے۔

(ب) ویرماتا جیجابائی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

56JK1D